رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی | ۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء | نمبر ۳۸

کتابیں جو عقلمند لوگوں کیلئے فایدہ مند ہیں

بائیبل اور قرآن

من تصنیف پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب مصنف نے قرآن کی تعلیمات کو بائیبل کیساتھ ملاکے اسبات کو ثابت کیا کہ توریت زبور اور انجیل شریف کلام اللہ ہی۔ اس کتاب کی خوبی اس بات سے ظاہر ہی کہ مصنف ہمدردی اور محبت کی روح دکھلاتا ہی۔ اہل اسلام کی دلشکنی نہیں کرتا۔ یہہ کتاب متلاشیوں کے واسطے بہت مفید ہوگی۔ اس کتاب میں ۱۹۲ صفحے ہیں قیمت دس آنے ۱۰/ +

ہند میں قومیت

یہہ کتاب ہر ایک قوم کے لئے بہت مفید ہی اس سے معلوم ہو سکتا ہی کہ قومیت کیا ہی اور کہ ہر ایک ملک میں کیسی حکومت ہو سکتی ہی اور کہ قومی آزادگی کن کن شرایط پر منحصر ہی۔ صفحے کتاب ۲۸۔ قیمت ۱/ +

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنزیری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

ہدایت تیمار داراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور رہی +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر۔

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور جہاں کی آبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صرف ۸ر گتا تیتی ہے

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف ہیں۔ ابھی منگوا لیجئے +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

سیمن ڈومینگو میں ایک مشہور نمک کا پہاڑ ہے جو چمکیلے نمک کا ڈھیر ہے جس کی لمبائی قریب ۳ میل ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۹ کروڑ ٹن وزنی نمک اس میں موجود ہے۔ یہ نمک ایسا صفا ہے کہ ایک فٹ موٹے نمک کے ڈلے میں سے معمولی چھاپے کی نوشت پڑھی جا سکتی ہے۔

مسٹر ایس۔ این مکرجی ایم اے نے جو ایک بنگالی دیسی عیسائی ہیں اور اورنٹیل مشنری سوسائٹی کے بانیوں میں سے ایک ہیں۔ حال میں میتھامیٹکل ٹرپیوز کیمبرج کا اعلے امتحان سینیئر رینگلرس پاس کیا ہے۔ یہ صاحب لاہور فورمن کرسچن کالج کے طلبائیں سے ہیں۔

برٹن میں بادشاہ کی رعیت میں سے سب سے معمر مسز ربیکا کلارک ہیں۔ جو ہائی روڈ وڈ گرین میں رہتی ہیں اُس کی عمر ۱۰۸ سال کی ہے۔ اُس کا ایک لڑکا ہے جس کی عمر ۷۰ سال کی ہے۔ اس عورت کے قوا ابھی مضبوط ہیں ۸۰ سال ہوگئے جب اُسکی شادی ہوئی تھی۔

ایک انگریزی اخبار ناقل ہے کہ آج میں صدیوں کے بعد بھی انگلستان میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ٹمل اینجز کے وقت میں تھے۔ ایک قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چند ہفتے گزرے کہ ایک چھوٹی لڑکی ایک دوکاندار ساکن ٹوٹن کے پاس گئی۔ اور پوچھا کہ کیا تمہارے پاس ایک اخروٹ ہو کہ جس میں ایک مکڑی بند رکھی ہوں۔ کیونکہ ہمارے ایک بچے کو کالی کھانسی ہو رہی ہے اس لڑکی کی ماں کا یقین تھا کہ اگر وہ اخروٹ کے چھلکے میں ایک زندہ مکڑی کو بند کردے اور اُس کو بچے کی گردن کے اردگرد باندھ دیں تو جس وقت مکڑی مر جاویگی تو کالی کھانسی دور ہو جاویگی۔

مسٹر رامسے میکڈونلڈ ممبر پارلیمنٹ نے بی مسٹر کی کمیٹی تحقیقات تپ دق کے آخری تجربہ پہ یہ بیان دیا ہے کہ مرض تپ دق نسلی بیماری نہیں ہے۔ مگر بے پرواہی اور بدپرہیزی اور بے احتیاطی سے بیمار سے بگڑ کر یہ مرض بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اُس کا بہتر علاج کھلی ہوا ہے۔

ملک چین میں ایک عجیب قانون ہے کہ ایک خاندان کا ہر ممبر تمام خاندان کی نیک چلنی کا ذمہ دار ہے۔ اور گاؤں اور قصبے اور دیہہ کا ہر ایک رئیس حفظ امن کا ذمہ دار ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل چین دنیا میں سب سے بڑے قانون کے پابند لوگ ہیں۔

یہ بات بھی عجیب ہے کہ ہمارے بادشاہ جارج برٹانیہ کنگڈم کے بادشاہ ہیں۔ مگر وہ اب تک پرنس آف ویلز ہیں۔ اور ہماری مہربان ملکہ میری پرنسس آف ویلز ہیں۔ اُس کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اپنے بیٹے کیطرف سے یہ عہدہ رکھتے ہیں۔ اور ملکہ پرنسس ویلز رہیں گی جبتک کہ بیٹا شادی نہ کر لیوے۔ اُس وقت وہ اس خطاب کو چھوڑ دیں گی۔ انگلستان میں تمام تواریخ میں صرف ایک شہزادی تھی جس نے اپنا حق لیا تھا۔ جس کا نام میری تھا۔ جو ہنری ہشتم کی شاہزادی تھی۔

انگلستان میں مزدوروں کی سٹرائیک کی خرابی عرصہ دو ماہ میں پھر پھوٹے گی۔ خوف سنجیدہ ہے۔

کان کن اور ملازمان ریلوے اور دیگر تمام کاریگر مقابلہ کی تیاریوں پر متفق ہو رہے ہیں۔

اہل نیوزی لینڈ نے آئرش ہوم رول کی کوشش کی امداد میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ بھیجا ہے۔

ناروے میں فوجی سپاہی سخت گستاخی پر آمادہ ہیں۔ قلعہ گیریوں میں زنت ہوتی جاتی ہیں۔

ملک فرانس میں خوراک کی گرانی روز افزوں ہیں۔ اس پر جا بجا بلوے پھوٹتے جاتے ہیں

جنوب ویلز میں سٹرائیک کی خرابی ترقی پر ہے۔ شامل نہ ہونیوالوں کے گھر ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے۔

لندن میں ریلوے کمیشن کی کارروائی پر ملازم ناخوش ہیں۔ خوف ہے کہ پھر وہی ابتری ہوگی۔

تار کی بہار

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ صوبہ جات متحدہ میں ایسی خشک سالی ہوگئی جیسی کبھی نہیں ہوئی۔ شمالی انگلستان میں پانی کی کمی ہے اور بہت سے کنوئیں پھر سے کھودے جا رہے ہیں۔ جن سے صحت عامہ کو خطرہ ہے۔ مینچسٹر میں لوگوں کے روزمرہ استعمال کے لئے پانی کی مقدار کم کر دی گئی ہے اور صرف ۲۰ دنوں کے واسطے پانی کافی ہے۔ باعث پانی کم کے پریڈفورڈ میں بہت سے اونی کارخانہ جات میں کام بند ہو گیا ہے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔

پیرس کے ایک تار سے واضح ہوتا ہے کہ جلسہ وزارت آج بحث کرنے کے لئے منعقد ہوگا کہ جرمنی کی تجاویز پر فرانس کی جانب سے کیا جواب دیا جاوے۔ امید کی جاتی ہے کہ جواب نہایت ہی مصالحت آمیز ہوگا مگر مطلقاً جبر میں وعدہ کیا جاویگا۔

فرانس کی تجاویز پر جرمنی کے جواب کی شرائط کی بابت جو رپوٹر کی ایجنسی نے تار دیا ہے کہ اُس سے بڑی ناامیدی پیدا ہوگئی ہے۔ یہی حالت برطانیہ کی ہے۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار کی طبع رو بصحت ہے۔ اور قوت جسمانی زائل نہیں ہوئی۔

سنگاپور کے ایک تار سے واقع ہے کہ باعث قحط جو کہ بہار و سیام سے درآمد مال کی کمی کی وجہ سے واضح ہوا یہ خوف ہے کہ قلی کہیں فساد برپا نہ کر دیویں تین روز کے اندر نرخ اجناس دو چند ہو گیا۔

امریکن مشن مقام ودھو نے خبر دی ہے کہ حال میں دریائے یانگسی میں سیلاب آنے سے ایک لاکھ آدمی ڈوب گئے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

برٹن میں انٹر نیشنل سوسائیٹی کے نام سے ایک سوسائیٹی قایم ہے۔ جسکا ایک اخبار جرنل نامی ہے جو بائبل کی کتابوں کا بڑی تحقیق سے مطالع کرتی ہے۔ اور اُس کی نسبت مضامین اپنے اخبار جرنل میں درج کرتی ہے۔

برٹن کلاں میں ۲۰ نرسیں لیگ میں ۱۲۵۰ عورتیں ہیں۔ اُن کی پریذیڈنٹ کا نام لیڈی اسپاسیر ہے۔

یہ خبر خوشی بخش ہے کہ چند تربیت یافتہ ایک لیڈی ورکر ز ملکر و بدیہ پھر کر مناری کا کام کرنے لگی ہیں۔ وہ ایک گروہ بنکر گاؤں میں جاتی ہیں اور وہاں رہکر کلام سناتی ہیں۔

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ جنوبی افریقہ میں فی الحال خود انکاری کا چندہ ۲۲۴۷۶ پونڈ یعنے قریب ایک لاکھ روپیہ پہونچ چکا ہے۔

سینٹرل انڈین ہل مشن بمقام ارگرہ میں ایک شخص نے بپتسمہ لیا ہے جسکو اُس کے رشتہ داروں نے اس کی تمام جائیداد سے محروم کر دیا ہے۔ گر وہ قائیم ہے اُسکو گھر سے نکال دیا گیا۔ اور رحم کھا کر ایک پڑوسی نے اُسکو رہنے کیلئے ایک مکان دیا ہے۔ گر وہ اپنے مسیحی ایمان پر قائیم ہے اور خوش ہے۔

ہمعصر مخزن مسیحی ناقل ہے کہ یہ خبر دل افروز ہے کہ پنجاب کی پریسبیٹیرین مشن کے لئے پانچ نئے مشنری صاحبان تشریف لا رہے ہیں وہ انگلستان سے دوسرے اکتوبر کو روانہ ہونگے۔ اُن میں جالندھر کے پادری ڈاکٹر سی ۔ بی نیوٹن صاحب کی دختر مس نیوٹن صاحبہ بھی ہیں

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ا

انسان جو روح انسانی کا اعلےٰ جوہر رکھتے ہوئے۔ ایک اعلیٰ اور افضل مقصد کے لئے خلق ہوا ہے۔ اس دنیا میں بسبب گناہ کے جس کے سبب سے اُس کی طبیعت اور مزاج پر گناہ کا زہریلا اثر پہونچ گیا ہے وہ دو قسم کے نفس والا انسان بن گیا ہے۔ اگرچہ شروع میں صرف ایک ہی قسم کی طبیعت اور مزاج کی خلقت خالق نے اپنی بڑی دانائی اور حکمت سے بخشی تھی۔ مگر وہ بگڑ کر دو قسم میں منقسم ہوگئی یا یوں کہو کہ پہلے نیک نفس کے ساتھ جسکو نفس لوامہ کہہ سکتے ہیں نفس امارہ پیدا ہو گیا۔ جو گناہ کے نتیجے سے پیدا ہو گیا۔ اور اب یہ ہر دو نفسیں انسان کے جسم میں موجود پائی جاتی ہیں۔ انجیل مقدس میں ان کو دو ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ اول روحانی مزاج دوئم جسمانی مزاج اور دونوں کے انجام بھی صاف طور سے بتلائے گئے ہیں۔ اول الذکر کا انجام ابدی زندگی اور موخرالذکر کا آخر ہمیشہ کی ہلاکت بتلایا گیا ہے۔ اور یہ ہر دو نفسیں اپنے اپنے کاموں سے ہر ایک انسان کے چال و چلن اور زندگی کی روشوں سے صاف ظاہر و آشکارا ہو جاتی ہیں اور ہر ایک متنفس ایک قسم یا دوسری قسم کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اس کے مطابق ہر ایک کا آخری نتیجہ بھی ہوگا۔

ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۱۱ء میں قرآنی بابات کی صحت کے عنوان سے

۱۱ صفحوں سے زیادہ کا مضمون درج ہے جو بڑے جوش کے ساتھ لائق ایڈیٹر صاحب کی قلم سے لکھا گیا ہے چونکہ ابھی تک ہمارا سلسلہ جوابات مضمون اشاعت اسلام کا ختم نہیں ہوا ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ دوسرا سلسلہ شروع کریں لیکن اس مضمون میں ایک سوال کا جواب دینا نہایت ضروری خیال کر کے کچھ اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

سوال۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو راستباز ماننے سے لازم آتا ہے کہ قرآن کریم کو بھی خدا کا کلام اور آخری وحی تسلیم کیا جاوے۔ کیا مسیحی صاحبان ایسا کرینگے؟

جواب۔ محمد صاحب کے راستباز ماننے کا سوال بھی دوسرا ہے اور قرآن کو خدا کا کلام ماننے کا سوال بھی ایک دوسرا سوال ہے اور اُس کو آخری وحی تسلیم کرنا بھی دوسری بحث ہے۔ جب عیسائی لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن نے بائبل کے قصے نقل کئے ہیں اور تمام قصص الانبیا بائبل کے قرآن میں پائے جاتے ہیں۔ جو ایک صریح امر ہے۔ اس پر ایڈیٹر صاحب یہ دلیل نکالتے ہیں کہ جب یہ بات ہے تو اس کے سبب سے تین باتوں کو بھی تسلیم کرو (۱) کہ محمد صاحب راستباز آدمی تھے۔ (۲) کہ قرآن خدا کا کلام ہے (۳) کہ وہ آخری وحی ہے۔ پر ایڈیٹر صاحب یہ نہیں خیال کرتے کہ جس حال میں کہ بائبل پہلے موجود تھی اور قرآن اس کے سیت برس بعد میں لکھا گیا جس نے اس کی نقل کی تو اس حالت میں یہ کچھ بڑی بات نہیں اور اس سے کوئی دلیل پیدا نہیں ہو سکتی کہ جس سے بلا دلیل ہم صرف ان قصوں کے نقل کرنے ہی سے اُن باتوں کو بلا ثبوت کئے یونہی تسلیم کریں۔ ہاں اگر کافی ثبوت ملے تو اُس کے ماننے میں کیا تعمل ہے۔ مگر اس کا ثبوت اسلام نے صدیوں سے نہیں دیا اور نہ دے سکتا ہے۔ اسلئے مسیحی صاحبان بلا دلیل و ثبوت اس کو ہرگز ہرگز ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ اور جن باتوں کا ایڈیٹر صاحب اقبال کرواتے ہیں وہ ہرگز ہرگز قابل تسلیم نہیں ہیں۔ ہم کو تعجب پیدا ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب ببلیکل انسائیکلو پیڈیا اور جیوش انسائیکلوپیڈیا کے اقتباسات سے مختلف بیانات لیکر ادھر اُدھر کا حاشیہ چڑھا کر بائبل کو غلط ثابت کرنیکی بے فائدہ کوشش کرتے ہیں۔ ہم ایڈیٹر صاحب کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ کسی تصنیفات انسانی اور خیالات عالموں کے کسی قول سے ہرگز کلام اللہ کو باطل ثابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ تمام کتابیں غیر الہامی ہونے کی وجہ سے غیر مستند ہیں اور وہ کلام الٰہی پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتیں۔ عالموں کی انٹ شنٹ رائے پر نہ تو الہامی کتابوں کی صداقت منحصر ہے اور نہ ان کے کسی قول سے ان کی تکذیب ہو سکتی ہے ہاں آپ اپنے منطق کو حل کرنے کے لئے اور بائبل کے خلاف زہر اگلنے کے لئے اس کو ایک دلیل بنا لو۔ مگر یہ تمام کارروائی خدا کے سامنے لغو اور فضول ہے۔

اخبار اہلحدیث مطبوعہ ستمبر ۱۹۱۱ء کے پرچہ کا نامہ نگار قادیانے میں ایک سوال ہے کہ بی بی کے انتقال ہو جانے پر خاوند اس کا صورت دیکھ سکتا ہے یا نہیں۔ علاوہ اس کے وہ بی بی جو مر گئی ہے وہ اپنے خاوند کے نکاح میں رہتی ہے یا نہیں.......... آگے چلکر خود اس کا جواب یوں درج کرتا ہے کہ بعد انتقال عورت کے مرد عورت کا منہہ دیکھ سکتا ہے۔ بلکہ غسل بھی دے سکتا ہے آنحضرت نے اپنی بیوی کو فرمایا تھا کہ اگر تو میرے سامنے مر جائے گی تو میں تجھے غسل دونگا....... نکاح زندگی تک تعلق رکھتا ہے۔ بعد موت نکاح نہیں رہتا۔ اس لئے بعد موت بیوی کی بہن (سالی) سے نکاح جائز ہے۔ ہاں اگر خاوند کا برتاؤ بیوی سے اچھا ہوگا تو قیامت کے بعد اسکو ملجاویگی"۔

ہم ایڈیٹر اہلحدیث سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے قیامت کو کیا سمجھا ہوا ہے؟ اگر قیامت کے بعد بھی مرد اور عورت کا تعلق ازروئے جسمانی اسی طرح قایم رہتا ہے جیسا کہ اس جہان فانی میں ہم دیکھتے ہیں۔ تو ایسی قیامت پر ہم سو جان سے قربان ہو جائینگے۔ پھر ہمیں محشر کا ڈر ہی کیا اس دنیا کو چھوڑ کر اگلی دنیا میں جا مزے اُڑائیں گے۔ بیوی اپنے شوہر کے مرنے پر کیوں ماتم کرے۔ اور شوہر بیوی کی وفات پر کیوں روئے جبکہ قیامت میں پھر دونوں کا پہلا سلسلہ شروع ہو جائیگا خیر لیکن ہم پھر پوچھتے ہیں کہ جب نکاح کا تعلق زندگی تک ہے اور موت کے بعد ٹوٹ جاتا ہے تو پھر قیامت کے بعد جب وہ عورت اُس کے خاوند کو ملیگی تو دوبارہ نکاح پڑھایا جائیگا یا وہی پہلا نکاح قائم رہیگا؟ اس اہمیت کو ایڈیٹر صاحب نے بالکل نہیں کھولا۔ اور پھر اگر کوئی ایسا ہی شخص ہو۔ کہ جس نے اپنی بیوی کے ساتھ بُرا سلوک کیا تو پھر اس کی بیوی اُسے نہ ملے گی۔ یہ اُس کے لئے خوب سزا عاید ہوئی علاوہ شخص جو پہلے ہی دنیا میں اپنی بیوی کی پرواہ نہیں کرتا تھا اُسے قیامت کے بعد ملے یا نہ ملے اُس کی بلا سے وہ اس سزا کو جانتا ہی کیا ہے۔ اگر مومن ہے تو اُس ایک بیوی کی جگہ ستر حوروں کا حقدار ہو ہی جائیگا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ مگر آپ کے نامہ نگار نے اس کا بال بھی بیکا نہ کیا بات تو وہ کہنی تھی کہ جس سے ایسے سخت دل شخص کا قافیہ تنگ ہو جاتا جس نے اپنی بیوی کو تمام عمر تنگ رکھا ہو۔

افسوس کی بات ہے کہ علمائے محمدیہ نے محشر کو ایک دنیا گاہ سمجھ رکھا ہے۔ اور بہشت کو ایک ایسا شہر بنا رکھا ہے کہ جس میں دنیا داری کی اصلی مثال پائی جاتی ہے ؎

قیامت وہ قیامت کیا کہ جس میں رنگ رلیاں ہوں
بہشت ہی کیا ہے وہ جس میں اُٹھائے جہاں سارا

نوٹ۔ جہاں سارا سے مراد خواہشات نفسانی ہیں یعنی وہ بہشت جسمیں خواہشات نفسانی پوری کیجاویں بہشت کہلانے کے لایق نہیں ہوتا وہ عالم روحانی ہے جہاں روح کی اصلی خوشی متصور ہے اور جہاں خداوند کے نیک بندے دنیا کی زحمتوں سے چھوٹ کر آرام

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اس تقریر کا ہر ایک نے جواب دیا۔ "خدا کی قسم رواحہ کا بیٹا بالکل سچی بات کہتا ہے۔ آؤ ہم جلدی آگے بڑھیں"۔

اقول۔ کیا یہ دفاعی جنگ ہوا کہ خود جان بوجھ کر موت کو خرید لیا ہوا؟

قولہ۔ چونکہ مسلمان اتنی بڑی فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے جلیل القدر صحابہ اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ اور اُن کی وفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ ہوا۔

اقول۔ یہی تو بات ہے اور ہم اس کو ترویدیل میں پیش کرتے ہیں کہ یہ خونخوار طبیعت ظاہر کرنا اور قلیل جماعت ہو کر ایک کثیر تعداد فوج کا مقابلہ کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ اہل اسلام خود بخود لڑائی اور قتل کے خواہاں تھے۔ کیونکہ اُن کے سامنے دو باتیں تھیں اور دونوں کو اپنا نفع سمجھتے تھے۔ پھر وہ کیوں نہ مرتے اور کٹتے۔ اور تمام لڑائیوں کا یہی سبب تھا۔ نہ کہ دفاعی جنگ ہونیکا عذر راست ہو سکتا ہے۔

قولہ۔ اب اس طرح چونکہ عیسائی سرداروں سرحد کے عیسائی قبائل اور خود قیصر کی فوج نے سردار کی حمایت کر کے مسلمانوں کے خلاف ایک ادبجرم کا ارتکاب کیا تھا اسلئے عیسائی سپاہ کا ہر فرد بشر ویسا ہی مجرم تصور کیا جا سکتا تھا۔ جیسا کہ خود وہ شریر النفس شرجیل تھا جس کی حمایت کا اُنہوں نے بیڑا اُٹھا لیا تھا۔

اقول۔ چڑھائی کرنے میں وہ سب جرم کے مرتکب ہو گئے۔ کیونکہ وہ چڑھائی مسلمانوں کے برخلاف تھی وہ بے جا تھی یا بجا تھی۔ اس کا ذکر تو ایڈیٹر صاحب چھوڑ گئے لیکن محض اس بنا پر کہ وہ مسلمانوں کے برخلاف ہوئے مستوجب جرم و سزا کے ٹھہرے۔ یہ خوب انصاف ہے۔ بلکہ اور زیادتی دیکھئے کہ وہ تمام سپاہی ہی بلکہ ہر ایک فرد بشر جو اس فوج کے ساتھ تھا مجرم ٹھہرا۔ ضد اور دشمنی کی بھی کوئی حد ہے۔ خواہ وہ لڑائی ان بے چاروں نے خود حفاظتی کے خیال سے ہی کیوں نہ کی ہو۔

قولہ۔ آج اگر عیسائی اس امر کو رد کرتے ہیں۔ جب مسلمانوں نے اس سرزمین کو فتح کیا تھا جس میں اُن کے خدا کا مسکن تھا تو اس کا الزام اُن کے اپنے آبا و اجداد پر وارد ہوتا ہے۔

اقول۔ عیسائی تو اس سرزمین کے لئے نہیں رونے کیونکہ عیسائی اس کو اپنا مکہ تو نہیں سمجھتے کہ جہاں سال بہ سال جا کر زیارت کرنا فرض ہوتا خواہ آپ اس کے لئے کسی کو مجرم گردانو۔ لیکن اگر آپ پاک نوشتوں کے مضمون سے واقف ہوتے تو ہرگز ایسا نہ لکھتے۔ کیونکہ جو کچھ اس ملک کی نسبت گزر چکا اور گزر رہا ہے وہ بیشتر ہی از روئے پیشنگوئی نبیوں کی معرفت فرمایا جا چکا تھا۔ ورنہ ممکن نہیں تھا کہ اس ملک پر مسلمانوں کا تسلط ہو جاتا

باقی آئندہ

پچھلے سال پنجاب میں ٹیکا چیچک پر ایک لاکھ ۱۲ ہزار روپے صرف ہوا ۷ لاکھ ۶۵ ہزار کو لگایا گیا۔

اقتباس

بائبل کی نسبت بشپ ولیم الیف ایڈرسن صاحب کے خیالات

۱- یہ سچی آزادگی کی سند ہے

۲- یہ تمام شائستگی کی پیش رو ہے

۳- یہ تمام تعلیمی سکیموں اور حکومتوں کی ڈھالنے والی ہے

۴- یہ قانون کا نمونہ ہے۔

۵- یہ قومی ترقی کا راز ہے۔

۶- یہ تواریخ کی راہنما ہے

۷- یہ لٹریچر کی زیبائش اور کنجی ہے۔

۸- یہ سائنس کی دوست ہے

۹- یہ فلسفہ اور فکر کو بلند کرنیوالی ہے

۱۰- یہ اخلاق کی ٹیکسٹ بک ہے

۱۱- یہ عقل کی روشنی ہے۔

۱۲- یہ انسانی دل کی گہری بھوک و پیاس کا جواب دینیوالی ہے

۱۳- یہ مضبوط دلی زندگی کی روح ہے۔

۱۴- یہ تاریکی کو روشن کرنے والی ہے۔

۱۵- یہ دہریت کی دشمن ہے

۱۶- یہ ظلم کی دشمن ہے۔

۱۷- یہ گناہ کی بیخ کنی کرنے والی ہے۔

۱۸- یہ تمام اعلیٰ اور عمدہ معیاروں کی چلانیوالی ہے۔

۱۹- یہ رنج کے وقت تسلی ہے

۲۰- یہ کمزوری میں زور ہے۔

۲۱- غمناکی میں نکلنے کا رستہ ہے

۲۲- یہ آزمائش سے بچنے کی راہ ہے

۲۳- غالب ہونے کے وقت پائیدار رکھنیوالی ہے۔

۲۴- تمام اعلیٰ آئیڈیل کی شامل کرنیوالی ہے۔

۲۵- زندگی دینیوالی ہے۔

۲۶- یہ آئندہ کی امید ہے۔

۲۷- یہ موت کی رات کا ستارہ ہے

۲۸- یہ خدا کو ظاہر کرنیوالی ہے

۲۹- یہ انسان کی ہادی ہے

۳۰- یہ آدمیوں کیلئے امید و بیم کی کان ہے۔

از ڈبلیو۔ سی۔ ایڈووکیٹ۔

مراسلات

فتح پور حسوا

عرصہ دو ہفتہ کا ہوا ہوگا کہ میں نے اور جناب مس۔ ایم۔ ایل۔ ہیریس صاحب نے اخبار نور افشاں میں دیکھا تھا کہ اس میں ایک این۔ ایم۔ ایس کی طرف سے پروگرام چھپا ہے۔ جو یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہمارے پیارے اور نہایت ہی عزیز بھائی جناب مسٹر پیل صاحب۔ این۔ ایم۔ ایس کی طرف سے جگہ بجگہ جا جا کر مسیحی بھائیوں کو خدا کا کلام سنائینگے۔ یہ خبر پڑھکر دل کو نہایت درجہ کی خوشی پیدا ہوئی مگر ساتھ ہی اُس کے جب پروگرام میں بہت سی جگہوں کا نام پڑھا اُس میں سے ایک جگہ کانپور کا بھی نام لکھا دیکھا تو نہایت افسوس ہوا کہ ہمارے شہر کا جو نہایت ہی چھوٹا اور غریبوں کی بستی ہے۔ اور یہاں ایک مختصر سی کلیسیا ہے۔ اُس کا نام پروگرام میں نہیں ہے۔ تو افسوس کر کے خدا سے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا باپ تو جو دلوں اور گردوں کا جاننے والا ہے۔ اس وقت ہم بھوکے اور پیاسے لوگوں کے دلوں کو دیکھ اور ہم کو بھی اپنے بندوں کے وسیلے سے جن کو تو نے خاص اسی کام کے واسطے چنا ہے کہ لوگوں کو آسودہ کریں۔ تو ہم کو بھی اس وقت اپنے بندے کے وسیلے سے آسودہ کر۔ اور فوراً جواب ملا کہ ہم لوگ کئی جگہوں کو بھائی پیل صاحب کے پاس خط لکھیں۔ تاکہ وہ یہاں بھی تشریف لا کر ایک خاص میٹنگ کریں اور مس صاحبہ نے گورکھپور اور بنارس اور کانپور کو خط روانہ کئے۔ اور خدا باپ کے فضل سے جناب بھائی صاحب مسٹر پیل صاحب نے خبر دی کہ میں ۲۴ اگست کو آؤنگا اور جواب کے موافق یہاں بھی میٹنگ کا بندوبست کیا گیا۔ اور اس خبر کو سنکر یہاں کے سب لوگ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور خدا باپ کا دل سے شکر ادا کیا۔ اُس نے ہماری دعا کا جواب دیا جو ہم چاہتے تھے۔

اب ۲۴ اگست کو میں اسٹیشن پر خاص اس غرض سے گیا کہ میں اپنے ساتھ جناب بھائی صاحب مسٹر پیل صاحب کو لاؤں اور جناب مس صاحبہ کے یہاں مسٹر پیل صاحب کے واسطے کھانے کا بندوبست کیا گیا گیارہ بجے کی ڈاک سے جناب بھائی صاحب مسٹر پیل صاحب تشریف لائے۔ میں اُن کو دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا اور ریل سے اترتے ہی میں نے ہاتھ ملایا۔ اور میں اپنے ساتھ لیکر جناب مس صاحبہ کی کوٹھی پر آیا اور وہاں میں نے اور مسٹر پیل صاحب وغیرہ نے ایک ساتھ میز پر کھانا کھایا اور بعد میں جناب بھائی صاحب مسٹر پیل صاحب میرے ساتھ میرے مکان پر تشریف لائے اور میٹنگ کے وقت تک میرے یہاں آرام کرتے رہے۔ ۲۴ اگست شام کو وقت پانچ بجے میٹنگ کا پہلا گھنٹہ بجا۔ اور کل جماعت ہمارے چرچ میں حاضر ہوئی سوا پانچ بجے دوسرا گھنٹہ بجا گھنٹہ بند ہونے پر میں نے دعا کی اور بعد میں ایک گیت بھی گایا گیا۔ تب جناب بھائی صاحب مسٹر پیل صاحب کھڑے ہوئے اور دعا کر کے اپنا بیان شروع کیا اور تمام جماعت بڑے غور سے بیان کو سنتی رہی۔ اور جو کچھ بھائی صاحب نے بیان کیا اُس سے مجھکو اور یہاں کی تمام جماعت کو بہت کچھ برکت ملی جس کا بیان میں اپنی زبان سے بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ جب بیان ختم ہوا تو چندا لیا گیا۔ سب لوگوں نے بڑی خوشی کے ساتھ اس کام کے واسطے چندا دیا اور یہاں کی ایک مہتانی ہے۔ جس نے تمام ٹوٹی شیشی اور بوتل وغیرہ جمع کر کے اُس کو فروخت کیا۔ اور جو کچھ اُس سے ملا وہ سب اس چندہ میں دیا۔ اور کچھ عورتیں ہیں۔ جنہوں نے مس صاحب کے احاطہ سے گھاس کھودی۔ اور کچھ اور لڑکیاں اور استانیاں ہیں جنہوں نے اپنے آرام کے وقت میں سلائی اور سوئی کا کام کیا اور کچھ اور استانیوں نے مرغی وغیرہ کے انڈے فروخت کئے اور کچھ اور لڑکیاں ہیں جنہوں نے چٹکی فنڈ سے گیہوں چاول۔ دال آٹا وغیرہ جمع کیا تھا۔ اسی طرح سے جو جو جمع کیا تھا۔ وہ سب اس کام کے واسطے سب نے بڑی خوشی سے چندہ دیا ہے۔ اور سب نرسوں نے جو ڈاکٹر مس صاحبہ کے ساتھ زنانہ شفاخانہ میں کام کرتی ہیں۔ سب نے چندہ دیا۔ اُس میں سے دو لڑکیوں نے کچھ سوئی کا کام کیا تھا۔ بیس وغیرہ وہ بھی اس کام کے واسطے چندہ میں ڈال دیا ہے۔ اور اس سے پہلے کچھ عرصہ ہوا ہے۔ کہ یہاں کی اُستانیوں اور لڑکیوں کی طرف سے ۷ روپیہ ایک آنہ ۹ پائی ہے۔ جو اسی طرح بطرح جمع کیا گیا تھا۔ اس کام کے واسطے بھیجا گیا تھا اور کل شام کو چندہ میں آیا تھا۔ ۱۸ روپیہ ۱۲ آنہ ۹ پائی

اور ایک روپیہ ۲ آنہ ۹ پائی

واسطے ریل خرچ کے دیا گیا تھا۔

اسی طرح کل ٹوٹل یہاں کی کلیسیا کی طرف سے ہوا۔ جو اس کام کے واسطے دیا گیا ہے۔

۲۹ روپیہ ۲ آنہ ہوئے۔

ہم یہاں کی چھوٹی جماعت کے دل کو دیکھ کر خدا کا دل سے شکر ادا کرتے ہیں۔ جس نے اس جماعت کو اس کام کے واسطے ایسا سرگرم کر دیا ہے کہ یہ لوگ بڑی خوشی سے اس کام کے واسطے چندہ دیتے ہیں۔ اور برابر دینے کے واسطے طیار ہے۔ اور تیار رہیگی کیونکہ یہاں کی لڑکیوں میں ایک کمیٹی این۔ ایم۔ ایس کی طرف سے قائم ہو گئی ہے۔ جو اسی طرح سے جیسا اوپر بیان ہوا ہے۔ محنت کر کے اس کام کے واسطے

جمع کرے گی۔ اور این۔ ایم۔ ایس سوسائٹی کے پاس بھیجا کریگی۔ خدا اس کمیٹی کو اور تمام یہاں کی جماعت کو نہایت برکت بخشے اور کاش کہ تمام ہندوستان کے سب بھائی اور بہن اسی طرح بطرح سے کوشش کرکے اس کام کے واسطے چندہ دیں اور دعا بھی کریں۔ اور طرح بطرح سے اس کام میں ہاتھ لگادیں۔ تو خدا کے فضل سے بہت جلد تمام دنیا میں خداوند یسوع مسیح کی انجیل پھیل جاوے گی۔ ہم لوگ تمام ہندوستانی بڑی خوشی کیساتھ اس کام میں شریک ہوجاویں اور جو ہمارے ہاتھ ڈھیلے اور سست رہے ہیں۔ ان کو مضبوط کرکے اس کام میں لگادیں۔ تو خدا کے فضل سے بہت جلد ہندوستان فتح ہوجائیگا آمین آمین۔

ہم اپنے بھائی صاحب مسٹر پیل صاحب کے نہایت شکرگزار ہیں کہ وہ مہربانی سے بہت تکلیف اُٹھا کر یہاں تشریف لائے اور ہم لوگوں کو اُبھارا۔ خدا اب بھائی صاحب کو اور یہاں کی جماعت کو اور جہاں جہاں بھائی صاحب نے کلام کیا ہے۔ خدا اب برکت پر برکت عنایت کرے۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

راقم ایچ۔ دھرم جیت سنگھ۔
پاسٹر اے۔ پی مشن۔
فتح پور ہسوا۔

سمر سکول جھانسی

۲۸۔ اگست سے ۵ ستمبر تک سمر سکول کا جلسہ اے پی مشن سیپری چرچ کمپونڈ میں فراہم ہوا اور جھانسی کے پانچ مشن کے مسیحی درسوں کے مرقعوں پر موجود تھے یعنے اے پی مشن۔ کرسچن مشن۔ وومنز یونین مشن۔ گوالیار پریسبیٹیرین مشن۔ ایس۔ پی جی مشن۔ خدا نے اپنے بندوں کو پیغام دینے کے واسطے دور دور سے بھیجا یعنے قصور پنجاب سے پادری چارلس فورمن صاحب تشریف لائے مین پوری (یو پی) پادری جان فورمن صاحب رونق افروز ہوئے جناب پادری جان فورمن صاحب جو کہ ملک ہند میں ایک Revivalist اور مشہور واعظ ہیں۔ اور روح پاک کی آگ سے نہایت بھرپور اور معمور شخص ہیں۔ اُن کا کلام درحقیقت آگ سے جلتے ہوئے شعلے کی مانند تھا یعنے جس وقت وہ کھڑے ہوتے تھے پاک روح کی عجیب جنبش اور حرکت نظر آتی تھی۔ اُن کا چہرہ مبدل نظر آتا تھا۔ اُن کے کلام کا اثر ہم لوگوں پر بہت ہی ہوا اور بڑی برکت پائی۔ چونکہ درحقیقت پاک روح اُن میں ہو کے ہم سے کلام کر رہا تھا۔ پادری ڈاکٹر ہنری فورمن صاحب اور پادری مسیح چرن صاحب اور پادری ڈیوس صاحب اور ایلڈر پربھو داس صاحب بھی تعلیم دیتے تھے۔ پادری جان فورمن صاحب کے خاص تین پیغام تھے۔

(۱) ہمارے خداوند کی دعا کا بھید۔

(۲) روح سے معمور زندگی۔

(۳) انطاکیہ میں پہلے کرسچن کہلائے اور کرسچن کیسے ہونے چاہئیں۔

اول۔ اُنہوں نے دعا کو صرف ۷ سے تشبیہ دے کر اُس کو دو حصوں میں تقسیم کیا یعنی ۷

(۱) خدا سے ہم کو برکتوں کا ملنا۔ اور دوسرا ہماری عرضوں کا خدا کے حضور پہونچنا بعد ازاں اُنہوں نے چھپیا سات حصے کئے اور فرمایا کہ [illegible] کے نئے ترجمہ کے مطابق ہم کو دعا مانگنا ضرور ہے۔ پھر فرمایا کہ خداوند کی کل دعا کا مغز اس جملہ میں ہے۔ "تیرا نام پاک مانا جائے"۔ اور پھر انہوں نے مورٹن صاحب کی دعا مارک ڈیونڈ کی دعا۔ جارج ملر کی دعا۔ مسٹر ٹیلر کی دعا۔ جان مفرگن کی دعا۔ اگسٹین کی ماں کی دعا اپنے بیٹے کے لئے بطور حوالے کے پیش کی۔

خداوند کی دعا جو کہ متی کی انجیل ۶ باب ۹ آیت میں ہے اُنہوں نے اُس کی بہت ہی مفصل اور پر اثر تفسیر کی۔ اور دعا کے بھید کو کھولا۔ دوسرا پیغام یوحنا کی انجیل کے ۱۶ باب میں سے روح کے اثر اور اُس کے کام اور اُس کی معموری کی بابت تھا۔ بیان کیا کہ بغیر پاک روح کی آگ کی معموری کے ہم ملک ہند کو فتح نہیں کر سکتے۔ ہم جو کہ مسیح کے گواہ ہیں۔ ہم کو اس طاقت سے معمور ہونا چاہئے۔ ورنہ ہم روحوں کے بچانے میں ناکامیاب ہونگے۔ اور گلتیوں کے پانچ باب میں سے روح کے پھلوں کا بیان کیا اور روح کی طاقت۔ اُس کا زور اس کا جوش۔ اُس کی معموری۔ اُس کا اثر۔ اس کی حرکت کو بہت سی تمثیلوں کے ذریعے سے سمجھایا۔ مثلاً توپ میں اگر سب ضروری چیزیں ہوں اور آگ نہ لگائی جائے۔ تو وہ توپ بیکار ہوتی ہے۔

تیسرا پیغام انطاکیہ میں پہلے کرسچن کہلائے۔ یہ لفظ کرسچن انطاکیہ میں ایجاد ہوا۔ اور پولوس رسول نے اگرپا بادشاہ کی حضوری میں اس کو ثابت کیا اور صاحب مذکور نے یہ بھی فرمایا کہ دو قسم کے عیسائی ہیں حقیقی اور نامی بعض ایسے مسیحی ہیں جو ریل کے پلیٹ فارم پر سو رہے ہیں۔ ریل نکل گئی ہے اور وہ سوتے ہی رہ گئے یعنی وہ اپنے گناہوں کی نیند میں سو گئے ہیں کاش کہ وہ توبہ کریں۔ اور خدا کی طرف پھریں۔ اُنہوں نے ایک اور مثال دی کہ اگر ہم کسی جگہ سے دوسری جگہ جائیں اور چاہیں کہ ہم کو بجائے ایک روپے کے ۱۵ آنے میں اُس جگہ کا ٹکٹ ملجائے تو یہ بالکل ناممکن ہے۔ اسی طرح خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک کہ ہم پورے مسیحی نہ ہوں۔ دنیا ہم کو پہچانتی اور دیکھتی ہے۔ کہ ہم کیسے مسیحی ہیں۔ آیا

جھوٹے یا سچے ۔ فوراً غیر قومیں یہ کہہ دیتی ہیں کہ فلاں مسیحی شراب خور ۔ چور ۔ جواری ۔ رشوت خور ۔ لالچی ۔ جھوٹا اور فریبی ہے ۔ اور حوالہ دیا کہ ایک عیسائی نے جھوٹے دستخط بنا کے بنک سے روپیہ نکالا ۔ ایک پادری کی زندگی کا بیان ہے کہ وہ ملیٹ پر کھڑا ہو کے یوں سنا رہا تھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں گناہ کرنے کے باعث ہتھکڑیاں ڈالی گئیں اور وہ جیلخانے میں ڈالا گیا ۔ اسی جیلخانے میں خداوند مسیح اُس پر ظاہر ہوا ۔ کیونکہ وہ شخص پہلے بڑا شرابی اور جواری تھا ۔ لیکن اس نئی پیدائش کے باعث بڑا دیندار ہو گیا ۔ اور ایک مقدس آدمی کہلایا ۔ اور اس کے وسیلے سے ۵ ہزار آدمی مسیح کے پاس آئے یہ نئی تبدیلی کا ثبوت ہو ۔ آخر میں صاحب مذکور نے فرمایا کہ ہم دھوکا نہ کھائیں ۔ ایسا نہ ہو کہ خداوند ہم سے کہے کہ تم مجھ سے دور ہو میں تم کو نہیں جانتا اب ہم تو بہ ایمان اور اقرار کی کسوٹی پر اپنے تئیں آزمالیں کہ ہم کس قسم کے مسیحی ہیں ۔ آیا سچے یا نامی ۔ اور ہم آج فیصلہ کریں ۔ دعا اور برکت کے کلام سے جماعت کو رخصت کیا ۔

الراقم آپکا خادم ۔ گوبند رام مبشر اے ۔ پی مشن جھانسی ۔

اشتہار ۔ خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہو کہ نارتھ انڈیا سکول آف میڈیسن کے لئے وظیفے مسیحی اور غیر مسیحی مستورات کیلئے موجود ہیں اردو جو انٹرنس پاس شدہ ہیں یا گرلز جو ہیں گورنمنٹ کلاس سرٹیفیکیٹس امتحان کیلئے داخل ہو سکتی ہیں جنکو میڈیسن سرجری اور مڈوائفری سکھلائی جاتی ہے اور انگلو ورنیکولر مڈل پاس طلبا سب اسسٹنٹ سرجن کلاس کے لئے داخل ہو سکتے ہیں ۔ جماعت یکم اکتوبر سے شروع ہوگی ۔ درخواستیں فوراً پرنسپل کی خدمت میں بھیجنی چاہئیں ۔

بمقام لودیانہ ۔

گناہ کے بارے میں بعض آدمیوں کے اقوال

گناہ ہر ایک آدمی کو رسوا کرتا ہے ۔ سلیمان ۔

گناہ کی مزدوری موت ہے ۔ پولوس ۔

گناہ کی پہچان نجات کا شروع ہے ۔ لوتھر ۔

تمام گناہ جنہوں نے انسان کی زندگی کو تاریک بنایا ہو اور انسانی تواریخ کو غمناک کیا ہے ۔ جھوٹ سے شروع ہوتے ہیں مسیحیت کی تمام طاقت انسان کو پاک کرنے کے لئے سچائی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ۔ جے ۔ اے ۔ براڈس ۔

گناہ کبھی قیام پذیر نہیں ہے ۔ اگر ہم اس سے گناہ نہیں کرتے تو ہم اس میں پھنس جاتے ہیں ۔ اور جتنا زیادہ ہم اس میں بڑھتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ ہم تقص والے بنتے ہیں ۔ ہتچ

گناہ کی مزدوریاں جو کہ گنہگاروں کو ان کے نیک عملوں کے عوض میں ملتی ہیں ۔ ذیل میں ہیں ۔ زندگی ۔ خوشی اور نفع لیکن خود گناہ کی اُجرت موت ۔ عذاب اور ہلاکت ہے ۔ گناہ کے جھوٹ اور فریب کو سمجھنے کے لئے ہم کو چاہئے کہ اسکے وعدوں اور اجروں کا مقابلہ کریں ۔ سونکھ

وہ جو کہ گناہ کو ہلکا سمجھتا ہے ۔ اسکے خیالات خدا کی نسبت بھی اعلےٰ نہیں ہو سکتے ۔ اوین

گناہ علی الصباح کے وقت کی طرح خوشنما معلوم ہوتے ہیں ۔ مگر ان کا آخر تاریک رات کی طرح ہوتا ہے ۔ (ٹیل میچ)

جو چیز آدمی کو خدا سے جدا کرتی ہے وہی آدمی کو آدمی سے جدا کرتی ہے ۔ برک

کوئی گناہ چھوٹا نہیں ہے ۔ یہ لامحدود خدا کے برخلاف ہے ۔ اور اس سے بے شمار نتائج پیدا ہوتے ہیں ۔ جبکہ گناہ کا انجام زیادہ تلخ ہوتا ہے ۔ بہ نسبت اس خوشی کے جو اس کے شروع کرنے سے ہوتی ہے ۔ ڈائیر

اگر میں اپنی طاقت سے گناہ کے ساتھ جد و جہد کروں تو شیطان جانتا ہے کہ آخر میں سست ہو جاؤنگا ۔ ایچ ۔ جی ۔ جے ۔ ایڈمس

اگر ہم گناہ سے نہیں بچینگے تو ہم بالکل نہیں بچینگے ۔ ہوول ۔

تین چیزیں ہیں جن کو سچا مسیحی گناہ کی نسبت زیادہ پسند کرتا ہے ۔ راستباز ہونا ۔ جس جگہ تنوع نہ ہو مقدس ہونا کہ گناہ اُس پر تسلط نہ کرے اور جلالی ہونا کہ اس سے بالکل بری ہو جائے ۔ سیسل ۔

اگر تو اپنی کمزوریوں پر فتح پائے تو تجھے ان پر خوشی نہیں کرنی چاہئے ۔ آزمایا جانا کوئی گناہ نہیں ہے ۔ لیکن مغلوب ہونا اور پست ہونا گناہ کا نتیجہ ہے ۔ بین

ترجمہ از دی گوسپل ٹرمپیٹ ۔ مترجم ولیم ملٹن طالبعلم سی ایم ۔ بی ہائی اسکول لودیانہ ۔

سفر امریکہ

اور کوئی دو اڑہائی سو کے قریب سامعین تھے ۔ یہاں پیغام کورٹس میں پبلک کو جانے کی اجازت ہے ۔ چونکہ مقدمہ سے ہم کو کوئی دلچسپی نہ تھی دس منٹ کے بعد اُٹھ کر چلدیئے ۔ پھر گورنمنٹ ہوس کی عمارت دیکھی ۔ جس میں قانون بنائے جاتے ہیں ۔ اس میں تعداد حاضرین قریب ایک ہزار کے تھی اور کسی مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی ۔ وہاں سے لائبریری پہونچے کہا جاتا ہے کہ اس لائبریری کی عمارت اور ذخیرہ کتب دنیا بھر میں خوبصورت اور زیادہ ہے ۔ عمارت تمام سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے شام کو وہاں سے چلکر دوسرے دن یعنی ۳۰ مئی

کی شام کو ایڈرسن پہونچے۔ دو پادری صاحبان ہمارے لینے کو تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایڈرسن میں ٹرسیٹ ہوم کے نام سے ایک جگہ ہے۔ جہاں اڑہائی تین سو کے درمیان نوجوان مسیحی مرد اور عورتیں رہتی ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں مسیحی خدمت کے لئے وقف کردی ہوئی ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ بغیر تنخواہ کے صرف روٹی کپڑے کے روادار ہیں۔ اور تمام دن صبح سے شام تک کام کرتے ہیں۔ یعنی صبح سات بجے سے شام کے پانچ بجے تک۔ صرف ایک گھنٹے کے لئے بارہ بجے کھانا کھانے کی چھٹی ہوتی ہے کوئی لوہار کا کام کرتا۔ کوئی مستری ہے۔ کوئی کلرک کوئی ایڈیٹر۔ کوئی ٹائپ کرنے والے کوئی انجنیر۔ کوئی مالی۔ بعض سائیس بعض چپڑاسی بعض خانساماں بعض دھوبی وغیرہ وغیرہ بعض خیال کرینگے کہ اتنے آدمی کہاں کام کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام مسیحی گاسپل ٹرسیٹ کمپنی کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ یہ کمپنی جو چرچ آف گاڈ کی خدمت کرتی ہے دینی کتابیں اور اخبار میں چھاپتی ہے۔ ہزارہا کتابیں یہاں سے چھپ چکی ہیں اور ہر روز چھپتی ہیں۔ چار اخبار یہاں سے چھپتے ہیں۔ گاسپل ٹرمپٹ کی اشاعت آجکل انتیس ہزار کاپی ہے۔ میں نے تین چار دن دفتر میں کام کرکے دیکھا ہے۔ کام بہت ہوتا ہے۔ اور مشکل سے موجودہ اشخاص نبھاتے ہیں۔ یہاں ایڈیٹر اور منیجر اور چپڑاسی اور سائیس غرضیکہ سب کے سب ایک برابر ہیں۔ سب کو ایک ہی ٹیبل پہ کھانا ملتا اور کپڑا بھی یکساں اور آپس میں برادرانہ سلوک۔ کیا یہ مسیحی طریق نہیں ہے؟ اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ ان اڑہائی تین سو اشخاص کے کھانے کپڑے کا خرچ توکل بر خدا ہے تمام مسیحی جن کے دل کو خدا اُبھارتا ہے۔ حسب مقدور مدد کرتے ہیں۔

باقی آئندہ

میلہ باران ہاڑ

پیر گاہے شاہ کے ہفتہ وار میلے کے

مزید حالات

پیر پرستی ۔۔۔۔۔۔ قبر پرستی گناہ ہے

اور بحجنچیہ کی تمام رات قبر پر رہ کر غیر از شرع گیت اور گیت گاوینگی اور وہ پردہ نہ معلوم کیا کیا کریں گی۔ اور پھر صبح ہوتے ہی اپنی اپنی حرم سراؤں میں داخل ہو کر پھر وہی پردہ دار مستورات بن جاویں گی۔ ہائے ہائے دل گھبرا رہا ہے۔ اسلام کی تعلیم ان دونوں باتوں کے خلاف ہو۔ اور یہ دونوں باتیں اہل محمدی زور شور سے ہر قصبے ہر گاؤں اور ہر شہر میں کریں تو ایک مچھلی ہی سارے جال کو گندہ کرسکتی ہے۔ اگر آپ مسلمان ہیں اور آپ کو خداوند کی ذات واحد کی کوئی شرم ہے تو آئیے ہمارے ساتھ ملکر جتنے پیر اور مرشد جھوٹے بنے پھرتے ہیں ان کا چالان کرواکر ان کو جیلخانوں کی سیر کرواویں۔ اور جو مر گئے ہیں ان کی قبروں کو زمین کے ساتھ ملادیں تاکہ نامعلوم خدا کی اور زیادہ پرستش نہ کیجاوے۔ افسوس صد افسوس آپ اہل ہنود پہ بت پرستی کا اتہام لگاتے ہیں۔ وہ تو آجکل آپ سے کوسوں اس دوڑ میں آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گاہے شاہ ضرور کسی پرانے یہودی فرقہ کا تھا۔ کیونکہ اور پیروں کا میلہ جمعرات کو ہوتا ہے مگر اس کا میلہ سینچر کے دن ہوتا ہے۔ اور یہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ ضرور دین مسیحی سے واقفیت رکھتا ہوگا۔ کیونکہ خداوند مسیح کے خوف کے مارے اتوار کے دن میلہ بند کردیتا ہے۔ تاکہ پاک سبت کی بے حرمتی نہ ہو۔ مسیحی جہاں جائینگے فتحیاب ہونگے۔

باقی داشتہ

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

اور اس کے بعد پادری گلفرڈ صاحب نے جو سی ایم ایس مشن کے ایک بڑے معزز پادری ہیں آپ نے پنجابی زبان میں تقریر کی اور آپ نے پنجابی زبان کو اس خوش اسلوبی سے نبھایا کہ پنجابیوں کے دانت کھٹے کردیئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے آپ کو اس پیاری زبان سے خاص اُنس ہے۔ دیکھئے انگریزوں کو ہماری زبان تک سے محبت ہو مگر افسوس کہ ہم کو اپنے دیسی بھائیوں ہموطنوں سے دلی محبت نہیں۔ پہلے پادری فورمین صاحب نے ۹۳ زبور پڑھا اور اس زبور میں سے خدا کی جلالی قدرت اور اس کی عظمت اور قدرت کی اظہار کی بابت بولا۔ آج کا مضمون یہ ہے کہ خدا کا کلام دل میں گھر ہے۔ دنیا میں، ابھی پادری فورمین صاحب کی تقریر ہے۔ مسیح اول ہمارا نبی (۲) کاہن (۳) بادشاہ۔ ان تینوں باتوں سے ہم کیا سیکھتے ہیں کفارہ اور حکومت۔ ہم اُس کو دنیا کا بادشاہ سمجھتے ہیں۔ پر کیا وہ ہمارے دلوں کا بادشاہ ہے آجکل جارج پنجم کی بابت سنا جاتا ہے کہ وہ لنڈن میں بادشاہ قرار دیا جاویگا۔ اور پھر دہلی میں اس سال کے اخیر میں تاجپوشی کا بڑا بھاری دھوم دھام کا جلسہ ہوگا۔ اسی طرح کیا وہ بھی ہمارے دلوں کا بادشاہ ہے ضرور ہم مسیح کو اپنے دلوں کا بادشاہ بنادیں۔ دیکھئے یہاں ایک شخص ہے جس نے کنواں کھودا اور سب کچھ طیار کیا۔ پر ایک اور شخص کہتا ہے کہ تو کون ہے جس نے کوئیں میں سے پانی پیا۔ یا کسی نے مکان بنایا اور کوئی زبردستی سے اُسے نکالے تو کیا یہ ظلم نہیں یا کسی نے باغ لگایا۔ اور کوئی شخص اسی باغ سے پھل کھانے نہ دے۔

باقی آئندہ

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری ۱۹۱۱ء -۱۵

ایس پی جی مشن رڑکی

اور ان کو یہ سکھاؤ کہ جن کا میں حکم دیتا ہوں۔ ان سب باتوں کو مانو اور میں دنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ رہونگا۔ جس کا دل چاہے انجیل مقدس میں دیکھ لے۔ اور اُس نے اپنے تئیں خدا سے صادر ہونیکا دعوی کیا (مقدس انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۲۸ و ۲۹) اور حضرت یسوع مسیح علیہ السلام نے روح القدس کی نسبت فرمایا کہ وہ باپ یعنی (خدا پاک) سے نکلتا ہے۔ چنانچہ (یوحنا کی انجیل باب ۱۵ آیت ۲۶) قابل ملاحظہ ہے اور خدا کو باپ اس لئے کہا گیا کہ وہ الوہیت کا منبع ہے۔ اور مسیحی علماء یونانی نے اس کو بلفظ (آرخی) بیان کیا ہے کہ جس کے معنے اصل اور حقیقی کے ہیں۔ جو الوہیت کا سرچشمہ اور منبع اصل یعنی جڑ (باپ) کہلاتا ہے اور (ابن) وہ مظہر ذات الٰہی ہے۔ جو منبع الوہیت سے توارد ہے منبع الوہیت باپ اور جو اس سے نکلا اور بیٹا اور منبع سے جرا میں ہے (بیٹا) کہلاتا ہے۔ اور مناسبت ظاہر جس سے تخلیق ہونے کا نفی ہو کر توحید ثابت ہے اور ظہور ابدی ہے اور نیز روح القدس روح زندگی ہے جس کا صدور ان دونوں سے ہوتا ہے۔ اور اسے کرشمہ خدا واحد و یکتا کو تثلیث یا ثالوث کہتے ہیں۔ اور بوجوہات متذکرہ ماسبق (حضرت یسوع مسیح علیہ السلام) کا فوق الفطرت ہونا پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ عرض کرونیا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کو جبرئیل فرشتہ سے کچھ نسبت نہیں ہے۔ (قرآن مجید) میں ان دونوں ناموں سے قرآن مجید نازل ہونا بیان کیا گیا ہے۔ (سورہ بقر ع ۱۲) دیکھنے سے حقیقت کا اظہار ہو سکتا ہے۔ اور دو مرتبہ قرآن مجید میں یسوع مسیح کے متعلق ذکر آیا ہے۔ کہ ہم نے اُس کو روح القدس سے مدد دی (سورہ بقر ع ۱۱ و ع ۳۳) ملاحظہ فرمانے سے واضح ولائح ہوگا اور دین مسیحی میں روح القدس کا تعلق محض ذات الٰہی سے ہے اور جبرئیل فرشتہ محض مخلوق کہ جو باعتبار دین مسیحیت ایسا کہنا غلط بلکہ کفر ہے۔ تثلیث کا تعلق ذات الٰہی سے ثابت ہوا اور اُس کا کشاف خداوند مسیح خود ہے۔ اُس نے تشریح توحید اسی طرح پر کی ہے یہ مسئلہ تثلیث توحید کی تشریح ہے اور شارح خداوند مسیح ہے کہ جس نے راز خدا تعالیٰ کو دنیا پر کھولا اور ظاہر کیا کہ جسکو توحید بالتثلیث اور تثلیث بالتوحید سمجھنا چاہیے کہ جس طرح آفتاب اور اُس کی طمازت اور روشنی کہ جو عملاً یہ تینوں علیحدہ علیحدہ تین نام سے مشہور ہیں اور حقیقت میں وہ ہی ایک آفتاب ہے۔ و مرید اران اسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ایک جھاڑی کے اندر بصورت آتش معلوم ہوا۔ اور اسی صورت میں کلام کیا۔ اور کوہ سینا پر اسی طرح آگ کی شکل میں ظاہر ہوا کہ پہاڑ جلگیا۔ اس صورت میں مقام غور ہے کہ خدا تعالیٰ کو صورت نار اختیار کرنی تو پسند آئی کہ جو بجنت عذاب دوزخ سے تعبیر ہے اور تجسم اختیار کرنے کے لئے اور پھر اس کا جسم کہ جس کو اپنی شان و شکل میں بنا کر اپنا خلیفہ بنایا اور اکرام تاج اُس کو عطا فرمایا اور فرشتوں پر برتری دی کیا حجاب اور کس کا خوف مانع ہوا۔ اسی طرح (قرآن مجید) بحیثیت موجودہ بطور مجموعی کتاب مقدس کو جس میں یہ سب کچھ موجود ہے تصدیق کرتا ہے۔

باقی دارد

شعر و سخن

غزل

منہ نہ موڑیں گا مسیحا میں تیرے فرمان سے
ہو گیا تجھ پہ تصدق جان و دل ایمان سے۔
چال جسمانی نہیں بھاتی ہے مجھ کو مطلقاً
کر عنایت تا چلوں روح میں ترے فرمان سے
اپنی کمزوری و تیرے فضل پر ہے مجھ کو ناز
ہے یقیں مجھ کو شفاعت کی ترے قربان سے
جب تلک غرہ ہے تجھ کو اپنے کار و عمل پہ
جان لے رہتا ہے بالکل دور تو رحمان سے
وقت ہے توبہ کرو دل سے گنہگار و شتاب
اور خفا فی مان لو ابن خدا کو ایمان سے۔
چھوڑ کر جھوٹے ذرائع پاس آؤ رحم کے
مفت ملتی ہے نجات سرمدی ایمان سے
چھاتی پیٹینگے کرینگے آہ و زاری وہ سبھی۔
جو پئے عشرت رہے غافل صحیح ایمان سے
حضرت عیسےٰ کی آمد کے رہو سب منتظر
اور داخل ہو عدن میں تم بڑے گمسان سے
کل ملائک و مقدس اُس کے ہونگے ہمرکاب
بادلوں پہ دیکھنا آتا ہے کس کس شان سے
جو رہے ثابت قدم اس دوڑ میں آخر تلک
غیر فانی تاج پائے وہ مسیح ذیشان سے
چھین لیگا تجھ کو دھوکا دیکے شیطاں یہ ثمر
گر خبرداری تو اپنے دل کی جی و جان سے۔

راقم ثمر

مضامین

دینا

"صادق آدمی دیتا ہے پر رکھ نہیں چھوڑتا۔"

امثال ۲۱: ۲۶

جس زمین پر رہنے کے لئے خداوند نے ہمیں خلق کیا ہے۔ اُس کی تمام پیداوار۔ اُس کے قدرتی نظارے انسان کے لئے افراط سے خداوند نے بخش دیئے ہیں۔ اور یہ عام بخشش خداوند نے ہمارے لئے محدود نہیں کر دی۔ ہوا کو جتنا چاہیں ہم لے سکتے ہیں۔ پانی کو جتنا چاہیں ہم استعمال کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ اسی طرح ہر ایک چیز جو خدا نے اپنے بندگان کے لئے پیدا کر دی ہے ہم بہ خوشی جس قدر چاہیں اُن سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ گویا کہ کوئی خدا ایسی عام بخشش کے لئے خداوند کے حضور کر نہیں سکتے

باوجود ان تمام برکات کے جو خدا ئے تعالےٰ نے ہمیں عطا کر دی ہیں۔ اگر ہم اُس میں سے خداوند کے لئے کچھ دیں تو یہ ہماری شکر گذاری کا صلہ اُس کے مقابلے میں قطعاً ہیچ مانے جانے کے قابل ہے تاہم ہم میں سے بعض اشخاص اپنی آمدنی کو اپنی عیش و عشرت کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ خدا کے نزدیک بیشک یہ قابل نفرت گناہ ہے۔ اگرچہ ہم یہ خیال کریں کہ جو کچھ ہم کماتے ہیں یہ ہمارا اپنا ہے۔ ہم چوری کر کے نہیں لاتے۔ ہم اپنی محنت سے سب کچھ کرتے ہیں تو پھر کیوں ہم اپنے روپے پیسے کو اپنے لئے نہ استعمال کریں؟

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

دہلی کی کایا پلٹ

{دہلی کا اخبار کرزن گزٹ راوی ہے کہ چاندنی

چوک کی عمارتیں دھڑا دھڑ طیار ہو رہی ہیں۔ اور لطف یہ کہ عمارت پوری طیار نہیں ہوتی پر کرایہ دار تھیلیاں لیکر مالک مکان کے مکان پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اور آپس میں باہمی خوب نیلام کی سی بولیاں ہوتی ہیں۔ مشن سکول کو توڑ کر جو سنگین عمارت اور کٹرہ بنایا جا رہا ہے اُس کی دو دکانیں تیار ہو گئیں۔ کواڑ وغیرہ لگے نہیں گئے۔ اندر کی استرکاری خشک نہیں ہوئی۔ لیکن دکانداروں نے اپنی اپنی الماریاں و تخت لگا دیئے اور اسباب لگا کر جھٹ پٹ دوکان کھول کر آن بیٹھے سنا ہے کہ باہر کی دکانیں ۳۰-۴۰ روپیہ ماہوار اور ایک ایک ہزار پیشگی تہ اندر بار پر ہوتی ہیں۔ دربار پر ہر ایک شخص کو یہی اُمید لگی ہوئی ہے کہ سونے چاندی کا مینہ برسیگا اور ایسا ہی ہونے کی اُمید ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ معاملہ سب تقدیر کا ہوتا ہے۔ دن رات سونے چاندی کے دریا بہتے ہیں۔ لیکن ملتا اُسیقدر ہے جتنا مقدر میں لکھا ہے۔

شہر کی عمارتوں کا یہ حال ہے۔ لیکن باہر کی کوٹھیاں ابھی تک بہت سی خالی پڑی ہیں۔ جابجا ٹولیٹ کے تختے لگے ہوئے ہیں۔ اُن میں بھی حکمت عملی ہے بہت سی کوٹھیاں کرایہ پر ہو گئی ہیں۔ لیکن مالک مکانوں نے شائید اس غرض سے کہ نظر نہ لگے۔ ٹولیٹ کے تختے نہیں اُتارے اور وہ جوں کے توں لٹکتے ہیں۔ اب صرف دو ہی خیال ہیں۔ یا تو وہ کوٹھیاں باقی رہ گئی رہیں گی۔ یا یہ کہ عین دربار کے وقت اُن کی مانگ ہوگی۔

آنریبل مسٹر شمس الہدیٰ کلکتہ والے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس موقعہ دربار دہلی کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

دہلی شہر اور دربار ورکس کے لئے عظیم الشان ہلول کے کام میں سات لاکھ کے صرف کا اندازہ ہے۔ اس میں سے گورنمنٹ نے ۰ ہزار کی منظوری کی ہے چھ لاکھ روپیہ کے قریب میونسپلٹی کو دربار کی وجہ سے نہر سعادت خاں تو نبہ ہو ہی چکی لیکن سچ مچ وہی مثل صادق آئی

ہر کہ آمد نو عمارت ساخت
رفت منزل بدیگرے پرداخت

ایک نہر نبکی گئی تو دوسری اُس کی جگہ جاری کی گئی۔ مو تھین روڈ یعنے پرانی چنگیوں کے قریب جو نہر آتی ہے اُس میں سے نالا کاٹ کر ٹھنڈی سڑک کے کنارے لایا گیا ہے۔ اور اسے اس نہر قدیم کے سلسلے سے ملا دیا ہے جو دہلی دروازہ سے دریاگنج کے موڑ تک نہر بنی ہوتی ہے۔ پہلے بھی نہر سارے چاندنی چوک میں بنی ہوئی تھی اور جہاں اب گھنٹہ گھر ہے۔ بڑا حوض تھا جب یہ جو عنقریب تیار ہونے والی ہے۔ تیار ہو جاوے گی تو پرانی نالی جو بادشاہ اس کے باغیچے سے اسی قدیم سلسلہ میں ملتی تھی توڑ دیجائیگی۔

قلعہ کے دہلی دروازہ کے باہر جو تنگ سڑک جاتی تھی اُس کے کشادہ اور وسیع کرنے کے لئے مٹی کا پشتہ دونوں جانب سے کاٹا گیا ہے پشتہ کاٹ کر سڑک تو برابر کر دی گئی۔ اب صرف وہی نہر کا حصہ باقی رہ گیا۔ اور وہ اس وقت توڑا جائیگا جب دوسری نہر تیار ہو جاویگی۔

جامع مسجد کے چاروں طرف کونوں پر جو سنگھاڑے بنے ہوئے ہیں۔ اُن کی بھی صفائی کیگئی ہے۔ اور حاشیہ چھوڑ کے سنگین پٹری قائم کی گئی ہے۔



امید ہے کہ اُن نگرموں پر بھی سستے تماشایوں کے لئے بنائے جائینگے۔ جامع مسجد پر جو گزری شام کے وقت لگا کرتی ہے البتہ ان لوگوں کو اس میں اکھاڑ پچھاڑ سے ذرا دقت ہوگی۔ لیکن بازار برابر لگتا ہے۔

کشمیری دروازہ کا پشتہ بھی ٹہا دیا گیا۔ اور دونوں دروازوں سے سیدھی فراخ دو سڑکیں جاوینگی۔ وہاں بھی سڑک نہایت تنگ تھی اُسے کشادہ کر دیا جاویگا۔ بلکہ گندہ نالہ جو فصیل کے گرد رہتا ہے اُسے بھی تھوڑی دور میں پاٹ دیا گیا ہے۔ کشمیری دروازہ تو شاید بس شکستہ صورت میں ہے اسی پر قائم رکھا جاوے۔ کیونکہ یہ تاریخی یادگار ہے۔ اور اسی صورت میں قائم رہنا واجب ہے۔

ریلوے اسٹیشن پر حالانکہ ہز مجسٹی نہیں اترینگے لیکن پھر بھی راجہ مہاراجہ اور مختلف شہروں کے امیر و امرا وہیں اترینگے۔ اُن کی آسائش اور اسٹیشن کی رونق کے لئے ضروری تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔ کل پلیٹ فارموں پر ویسا ہی ٹین پلستر لگایا جارہا ہے۔ جیسا کہ بڑے پلیٹ فارم پر لگایا گیا ہے۔ سٹیشن کے باہر جو پارسل گھر تھا اُسے توڑ کر ایک وسیع عمارت نئی بنائی جارہی ہے۔

(دآمی نیوز)

ہندو قوم مر رہی ہے۔ ﴿ بچپن اور بڑھاپے کی شادیاں قابل توجہ

ہندو پبلک۔ کوئی قوم زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوسکتی جب تک وہ خود اپنے زندگی کے سامان مہیا نہیں کرتی جو قومیں کہ آجکل دنیا میں ممتاز اور زندہ کہلا رہی ہیں۔ اُنہوں نے قوم کی ترقی کے واسطے وہ کارنمایاں سر انجام دیے ہیں جنکی تقلید ہر ایک کمزور جاتی کو کرنی چاہیے۔ ہندو قوم کی نسبت آجکل یہ عام سوال اخبارات میں پیش ہے کہ ہندو قوم مر رہی ہے اور تمام ہندو اخبارات اور ہندو لیڈر یہ مانتے ہیں کہ واقعی ہندو قوم مر رہی ہے۔ مگر اب اس سوال کا جواب ضرور ہے کہ ہندو قوم کیوں مر رہی ہے؟

کہا جاتا ہے کہ ہندو قوم کبھی نہیں مرسکتی اور کبھی نہیں مریگی اور اس کے ثبوت میں یہ ڈینگیں ماری جاتی ہیں کہ یہ قوم اس زمانہ میں زندہ رہی جب اس کے افسر اقتداروں کے گلے کاٹ اتارے جاتے تھے۔ ایک ایک ٹیکا خریدا جاتا تھا۔ اُس زمانہ کا بادشاہ سوا من جنیو ہندوؤں کے اتار کر روٹی کھاتا تھا۔ تب یہ قوم زندہ رہی اور نہ مرسکی اور تمام طاقتیں جو ہندو قوم کو برباد و تباہ کرنے کے واسطے خرچ کی جاتی تھیں فضول ثابت ہوئیں پس کوئی خیال نہیں ہے کہ ہندو قوم دنیا سے مرمٹے یا اُس کو مٹانے کے واسطے کوئی طاقت کارگر ہو۔ مگر ہم ان باتوں کے سوائے دل کو تسلی دینے کے اور زیادہ وقعت دینا نہیں چاہتے۔ کیونکہ جو رفتار ترقی ہندو قوم کی ہے۔ اگر یہ اسی طرح سے تو اس کا جلد خاتمہ ہونے والا ہے۔ لیڈران قوم اسباب کو دل میں ہی لے کر چلے جاوینگے کہ ہندو قوم ہرگز ہی نہیں مریگی۔ مگر اسی راگ ہی میں ہندو قوم کا خاتمہ ہو جاویگا۔

بہی خواہاں ہندو قوم کو معلوم ہو کہ جب ۱۸۸۱ء میں مردم شماری ہوئی تھی۔ تو مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندوؤں کی تعداد نسبتاً نصف بڑہی تھی۔ یعنے اگر مسلمانوں کی تعداد میں ۱۰ لاکھ کا اضافہ ہوا تھا تو ہندوؤں کی تعداد پانچ لاکھ کا۔ خیر اس وقت گو مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت کم بڑہے لیکن بڑہے تو تھے۔ کیسی کو معلوم تھا کہ وقت جلد آویگا۔ جب ہم بڑہنے کی بجائے اُلٹے گھٹنے شروع ہو جاویں گے مگر پھر کیا یہ غضب نہیں ہے کہ ۱۹۰۱ء کے قریباً ایک کروڑ مسلمان تو ۱۹۱۰ء میں ایک کروڑ بائیس لاکھ ہوگئے اور ۱۹۰۱ء کے ایک کروڑ ڈہائی لاکھ ہندو۔ اب صرف ۸۰ لاکھ پچاس ہزار رہ گئے ہیں۔ ہماری تعداد ایک کروڑ ڈہائی لاکھ یہ پہنچ جانی چاہیے تھی۔ مگر افسوس ہو کہ ہماری تعداد برابر بھی تو نہیں رہی۔ بلکہ ۲۰ لاکھ گہٹ گئی ہے۔ اور اگر اسیطرح سے یہ سلسلہ جاری رہے تو بس الف اللہ باقی خیر صلاح ہوگا کبھی ایک اخبارات اور بہی خواہ کہتے ہیں کہ ہندو مرتے زیادہ ہیں۔ مگر بڑا سوال یہ ہے کہ ہندوؤں کو موت کیوں کھاتی ہے۔ کیا مسلمانوں سے موت ڈرتی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ مسلمان کم مرتے ہیں۔ کیا ہندوؤں سے مسلمان زیادہ صفائی پسند ہیں یا کیا اچھی خوراک اور غذا کھاتے ہیں ہمارے ہمدردان قوم کو یہ سوچنا چاہیے۔ ایڈیٹر شانتی کے خیال میں ہندوؤں میں سب سے بڑی مرض جو پھیل رہی ہے وہ بچپن اور بڑھاپے کی شادی ہے۔ جو کہ قوم کی جڑ کو کھوکھلا کرکے ایک دن قوم کو غرق کردیگی (شانتی)

ولایت کے مشہور منجم اولڈ مور نے ۱۹۱۲ء کی بابت عجیب و غریب پیشینگوئی کی ہے۔ بقول اُن کے جنگ و جدل کشت و خون اور زلزلہ وغیرہ کی ناگہانی اور آسمانی آفتوں سے لوگوں کو سخت نقصان اُٹھانا پڑے گا۔

آپ نے فرمایا کہ ماہ جنوری میں فٹ بال سے چند حادثے وقوع میں آوینگے۔ جاڑے میں موسم سرما کی شدت سے اکثر بڑے اور بڑھیا عورتیں کام آویگی۔ ماہ مارچ میں سخت آندھی آویگی۔ اور برسات کے باعث چند در چند مکانات تہس نہس ہو جاوینگے۔ ماہ جون کے شروع ہفتہ میں اکثر خاندانوں کو خانہ جنگی سے بھاری نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ ماہ ستمبر میں ملازمان کی شرارت سے اکثر مقامات پر لوگوں کو سخت نقصان اُٹھانا پڑیگا۔

(راجپوت گزٹ)

بنارس شہر سے خبر ملی ہے کہ ایک نوجوان وکیل کو عدالت میں کسی مقدمہ کی بحث کرتے ہوئے غش آگیا۔ اور تھوڑی دیر بعد قلب کی حرکت بند ہو جانے سے وہ راہی ملک عدم ہوا۔ بنارس کی عدالتی و قانونی حلقوں میں اس صانحہ پر عام اظہار افسوس کیا جارہا ہے۔

(۱۱)

لوکل

میونسپل گارڈن میں جو ڈسپنسری میونسپل کمیٹی نے کھولی ہوئی ہے کسی زمانہ میں یہ متصل گھاس منڈی ایک دوکان میں ہوا کرتی تھی۔ شاید کوئی دس بارہ بوتل ادویات سے زیادہ نہ ہوتی ہونگی۔ اور مریضوں کی روزانہ اوسط قریباً بیس تیس کے ہوگی۔ آج وہی ڈسپنسری جسکے انچارج آجکل محمد عظیم خانصاحب سب اسسٹنٹ سرجن ہیں۔ اوٹ ڈور پیشنٹ کے لحاظ سے بڑے اسپتال سے بڑھی ہوئی ہے۔ صبح سات بجے سے ایک بجے تک مریضوں کی کثرت ہوتی ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میلہ لگا ہوا ہے۔ کیونکہ شہر کے گرد نواح کے دور دراز قصبوں سے بھی مریض ہیں ڈاکٹر صاحب ہر ایک مریض کا حال غور سے سنتے ہیں اور سب کیساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مریضوں کی تعداد بہ نسبت سال گذشتہ کے بہت بڑھی ہوئی ہے مستورات بھی بہت آتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب چند گھنٹے ہی آرام فرماتے ہونگے کہ پھر اسپتال میں آجاتے ہیں کیونکہ تمام کتابوں کی خانہ پوری مکمل کرنا چٹھیات کا جواب دینا نقشہ جات کا بھرنا ہوتا ہے اس عرصہ میں بھی دیکھا گیا کہ چار پانچ مریض بیٹھے ہی رہتے ہیں۔ البتہ ایک بات قابل توجہ اہالیان میونسپل کمیٹی یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو مریضوں کو جلد جلد بتا دیتے ہیں مگر دوائی لینے کے واسطے جب کمپونڈر کے پاس جانا پڑتا ہے تو قریباً آدھ گھنٹہ تک ٹھہرنا پڑتا ہے۔

باقی آئندہ

ضرورت

ایک تجربہ کار بائبل وومن کی شہر کے زنانہ اور دیہات میں کام کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ بیوہ کو جسکے چھوٹے بچے نہوں ترجیح دیجائیگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجی جائیں

المشتہر۔ مس ٹیمپوتھیس لنڈن مشن مرزاپور

دیکھو! دیکھو!! دیکھو!!!

ڈاکٹر بی گھوس صاحب مشہور و معروف کیمسٹس ہی صرف ایک سب سے پرانے اور تجربہ کار ماہر مندرجہ ذیل امراض کے علاج میں تمام ہندوستان میں اور نیز دیگر ممالک میں مشہور و معروف ہیں۔

ہیڈروکل۔ ویری کوکل۔ ہرنیاں۔ ایلی فن تہلاسس۔

ڈاکٹر بی گھوس صاحب کی عجیب معلومات

سرپرست ڈاکٹر چیمبرس سول سرجن اور کئی ایک دوسرے یورپین سول سرجن کلکتہ۔

ناقص تقلیدی والی ادویات سے خبردار رہو! فریب دہندوں اور دغابازوں سے ہوشیار رہو۔

تنبیہ۔ ڈاکٹر گھوس کی تمام دنیا میں مشہور اور گارنٹی شدہ ادویات امراض ہیڈروکل ویری کوکل ہرنیاں ایلی فن تہلاسس کی نقل بعض گمنام شخصوں نے بھی کرلی ہے اور انکو ہی قیمت پر بیچتے ہیں ہم فی بوتل اور ۳ روپیہ فی پونڈ بیچتے ہیں وہ جھوٹی گارنٹی بھی پیش کرتے ہیں اور جھوٹے سارٹیفکیٹ کیساتھ اشتہارات بھی شایع کرتے ہیں لیکن اگر آپ کو حقیقی اور عمدہ دوائی کی ضرورت ہو تو آپ سیدھے ڈاکٹر گھوس صاحب کے نام آرڈر روانہ کریں ہزارہا اعلی سے اعلے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں اور ہم گذارش کرتے ہیں کہ ہماری ادویات بے نظیر اور لاثانی ہیں اور ہم بڑے دعوے کیساتھ کہتے ہیں کہ مندرجہ بالا امراض کے لئے صرف یہی ہماری دوائیں ایجاد ہیں یہ بیماریاں چاہے کسی طرح کی اور کتنی دیر کی کیوں نہ ہوں ہماری دوا کے لگانے سے ایکدم دور ہوجاتی ہیں کئی انگریز سول سرجن نے ہماری ادویات کا استعمال کیا ہے اور انکی بڑی تعریف کی ہے اور ان دوائیوں کی نیک تاثیروں کو دیکھکر وہ متحیر ہوئے ہیں اور انکی بڑی تعریف کرتے ہیں اور خوش ہوکر انہوں نے اعلے درجہ کے سارٹیفکیٹ دیئے ہیں اور ہمیشہ ہماری ان ادویات کو منگواتے ہیں اور اپنے دوستوں کا علاج کرتے ہیں۔

چند مفید سارٹیفکیٹ

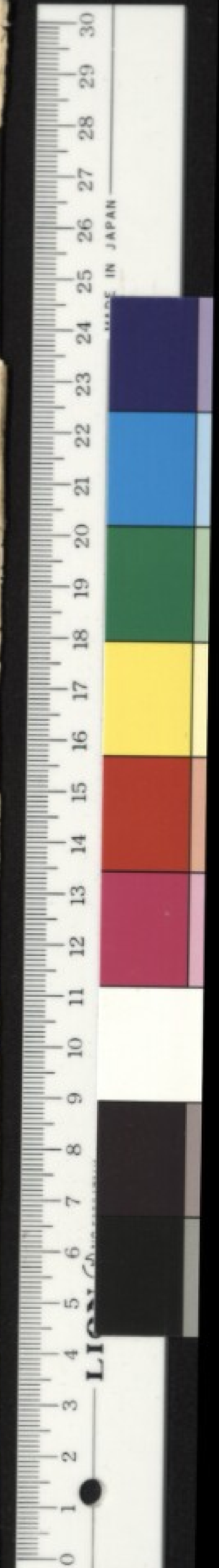
از دلب داس۔ درسن داس، ۱۹۷ ہریسن روڈ کلکتہ بطرف اپنے دوست سمیداس جن سال ہکواسر بائے بازار کراچی

میرے دوست مہاراج سمیداس عرصہ دو ہفتہ کا ہوا کہ میں یہاں آیا میں نے مرض ہرنیا کی دوائی ڈاکٹر گھوس صاحب کی لی ڈاکٹر صاحب موصوف تمام شہر میں مشہور معروف ہیں انکی پیٹینٹ دوائی جب استعمال کر رہا تھا مجھکو اس سے از حد فائدہ ہوا مجھکو امید ہے کہ میری بیماری بالکل جاتی رہیگی میں نے ان سے کہا ہے کہ اپنے سارٹیفکیٹ اور دوایاں یہاں بھیجیں مرض ہرنیاں کے علاج کی دوا صرف لگانے کی ہے میں سفارش کرتا ہوں کہ آپ انکی دوائی کا استعمال کریں۔

عجیب غریب انگوٹھیاں

سائنٹیفک طور سے یہ انگوٹھیاں تیار کیگئی ہیں۔ جو بہت سی بیماریوں سے انسانکو شفا دیتی ہیں مثلاً درد بواسیر ہسٹیریا کی بیماریاں درد اعضا گٹھیہ کمزوری اسہال وغیرہ وغیرہ اس انگوٹھی کو بائیں ہاتھ کی انگلی میں پہننے سے تھوڑے دنوں میں انسانکو مرض سے رہائی ملکر اصلی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ قیمت انگوٹھی عہ قیمت ایک درجن عـ۵

المشتہر۔ ڈاکٹر بی گھوس اینڈ کو کیمسٹس دمود ہری کمیشن ۱۵۸۔ ایچ چیٹرجی سٹریٹ کلکتہ



کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ انکے مطالعہ سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہے

۱- راماپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۵- سورج پرکاش ۴ر ۶ر ۱۲ر رومن اُردو ۸ر +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲ر +
۷- چندر لیلا اُردو ۲ر ۶ر گورمکھی ۶ر +
۸- حالات جاپان اُردو ۳ر ۸ر +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳ر ۶ر +
۱۰- سمپرداے اُردو ۶ر ۱۰ر +
۱۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ +
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں معہ راگ -
جلد کپڑا - ہے + بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸ر

سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- بچوں کی پرورش ۱ر +
۸- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیحی دین اور اخلاق - پاسٹر شی - مسیح کا نمونہ - عزت بے مثال تلاش حق - جاپان کے حالات +
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ار فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۱۰ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہیں پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بیبل ریڈنگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم طیاری ہو۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کررہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں اِن کا رواج ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی بیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاب کی گولیاں

[illegible] گولی کھاکر سوجاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی درد کچھ نہیں ہوگی نہ معمول بنانے اور کھانے پینے میں کچھ پرہیز نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل ملی جلی مقدار اور وزن میں گولیاں ہیں اس سے ہر جیالے کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیئے قیمت سو گولی کی ڈبیہ ۸ر ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۵ر +

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں بہاڑ ہوجاتا ہو یہ دوا لحظہ میں اس کو پانی کردیتا ہو۔ درد ریاح جیسے میں چک ٹیک رگوں میں ہر جہاں کہیں کسی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہو۔ درد و غیرہ نصف گھنٹہ میں ہو۔ دور ہوجاتا ہو اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ر +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۶ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

ملاحظہ:۔ خرچ خوراک سعہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرونول لعہ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں اوبرس میں اس فنڈ نے ۵۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہو۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب " معہ عا
غیر ممالک سے " ۵ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صر	عے
چوتھائی کالم	صہ	عے	للعہ
نصف کالم	عے	سعہ	للعہ
پورا کالم	سعہ	رعہ	سعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماء

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براورز چھپا۔